اور مستحب بھی نہیں بتاتی۔

جہیز کی رسم نے معاشرے میں جو مفاسد پیدا کئے ہیں ان کو نظر میں رکھتے ہوئے کوئی ذی ہوش انسان اس کو بلا روک ٹوک جاری رہنے دینے کی حمایت نہیں کرے گا۔ وہ مفاسد کیا ہیں؟ یہ کوئی سربستہ راز نہیں جس سے پردہ اٹھانے کی ضرورت ہو۔ آج گھر گھر ان کا چرچا ہے۔ جگہ جگہ ان کی دہائی ہے۔ غرباء اور مساکین کو چھوڑیئے۔ اچھے خاصے متوسط طبقے کے لوگ اور کھاتے پیتے گھرانے اس رسم کی چیرہ دستیوں کے شاکی نظر آئیں گے۔ شرفاء کا وہ طبقہ بطور خاص اس کا شکار ہے جو شرافت اور وضعداری کی دیرینہ روایات کو سینے سے لگائے ہوئے ہے اور زمانے کی غلط روش کو اپنانے کے لئے تیار نہیں۔

جہیز ان معاشرتی برائیوں میں سے ہے جو پیدا تو امراء اور خواص میں ہوتی ہیں مگر ان کا خمیازہ غرباء اور عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جس کی اکثریت غریب ہو اس قسم کی برائی کو پھلنے پھولنے کا موقع دینا عوام کے مسائل سے چشم پوشی کے مترادف ہوگا۔ ایک عوامی حکومت کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ عوامی مسائل کی طرف توجہ دے اور رفاہِ عام کے کاموں میں دلچسپی لے۔ وزارتِ مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی نے قومی اسمبلی میں جہیز پر پابندی کا بل پیش کر کے اپنے فرائض منصبی میں سے ایک اہم فریضہ ادا کیا ہے جس کے لئے وہ قوم کی طرف سے شکریے کے مستحق ہیں۔

بیرونِ ملک تبلیغی مقاصد کے لئے رقم کی منظوری

مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی نے گزشتہ دنوں سینیٹ کے ایک اجلاس میں بتایا کہ حکومتِ پاکستان نے بیرونِ ملک اسلام کی تبلیغ کے لئے ۱۲ لاکھ سے زیادہ کی رقم منظور کی ہے۔ تبلیغی مقاصد کے لئے مختص کی گئی یہ رقم زرِ مبادلہ کی صورت میں دی جائے گی۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ یہاں کی اکثریت اسلام کی حلقہ بگوش ہے۔ پاکستانی معاشرہ بنیادی طور پر دینی معاشرہ ہے۔ یہاں کے عوام اپنے دینی رجحانات اور ملی احساسات کی بدولت ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک مسلمان معاشرے میں جس طرح اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح اسلام کی تبلیغ بھی واجب ہوتی ہے۔ اور